free-urdubook.blogspot.com

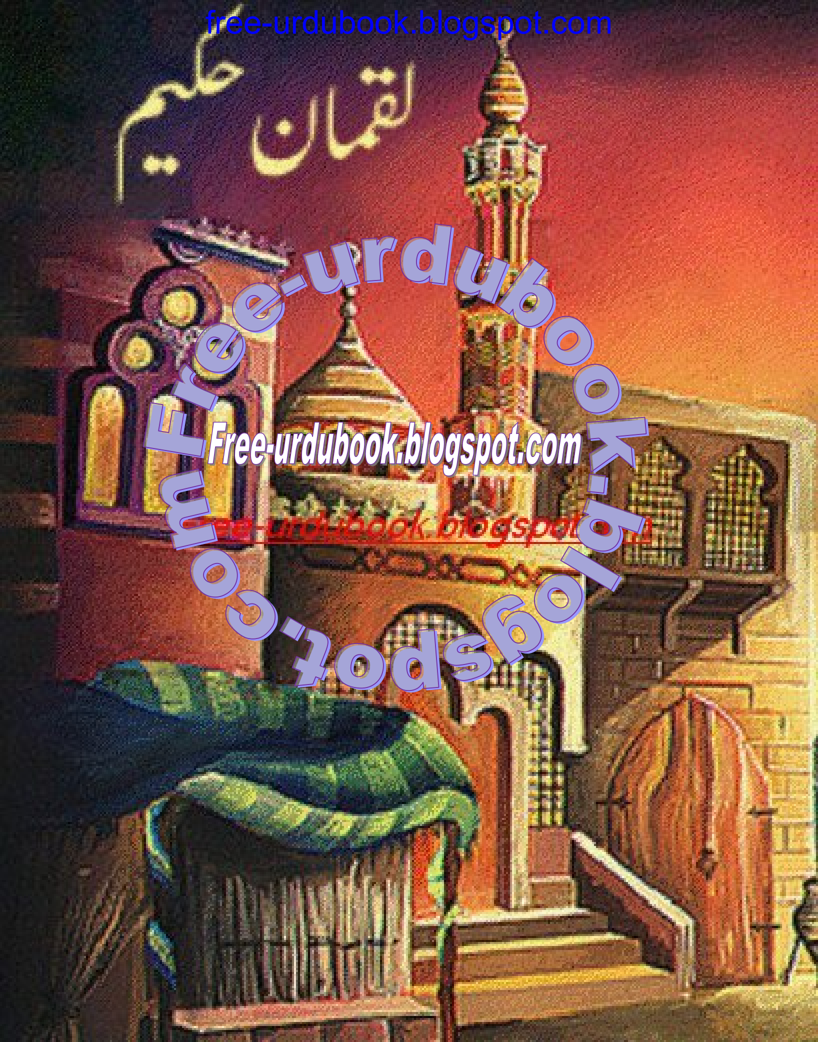

Free-urdubook.blogspot.com
Free-urdubook.blogspot.com
free-urdubook.blogspot.com

free-urdubook.blogspot.com

پیش لفظ

اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ حضرت لقمان پیغمبر نہیں تھے۔ ہاں ایک پاکباز، متقی اور پرہیزگار انسان تھے جس کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجے کا عقل وفہم اور متانت و دانائی عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے عقل کی استعمال سے وہ باتیں کھولیں جو پیغمبروں کے احکام وہدایات کے موافق تھیں۔ ان کی عاقلانہ نصیحتیں اور حکمت کی باتیں لوگوں میں مشہور چلی آئی ہیں۔ ربّ العزت نے ایک حصہ قرآن میں نقل فرما کر ان کا مرتبہ اور زیادہ بڑھادیا، شائد مقصود یہ جتلانا ہو کہ شرک وغیرہ کا قبیح ہونا جس طرح فطرت انسانی کی شہادت اور انبیاء کی وحی سے ثابت ہے، دُنیا کے منتخب عقلمند بھی اپنی عقل سے اس کی تائید وتصدیق کرتے رہے ہیں۔

Free-urdubook.blogspot.com

حضرت لقمانؑ کون تھے کہاں کے رہنے والے تھے؟ اور کس زمانے میں گزرے ہیں؟ اس کی پوری طرح تعین نہیں ہوسکی ہے۔ اکثر کا قول ہے کہ حبشی تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں گزرے ہیں۔

اس کتابچے میں میں نے حضرت لقمانؑ کے پچاس منتخب نصیحتوں کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کے سورۃ لقمان کی پوری تفسیر جو کہ میں نے تفسیر عثمانی سے لی ہے شامل کیا ہے تاکہ قارئین تک مستند معلومات بہم پہنچا کر حضرت لقمانؑ کے بارے میں سنی سنائی باتوں کا مداوہ ہو۔

از

سعید خان

free-urdubook.blogspot.com

حضرت لقمانِ حکیم کی پچاس منتخب نصیحتیں

حضرت لقمان حکیم نبی خدا حضرت ایوب علیہ السلام کے عزیز تھے اور یہ حضرت داوٗد کے دور میں ہوئے تھے۔ آپ نے چار ہزار پانچ سو سال دنیا میں زندگی بسر کی ہے آپ کو خدا نے علم و حکمت سے مالا مال اور بہرہ ور کیا تھا۔ آپکا ذکر قرآن مجید میں نمایاں طور پر آیا ہے۔ آپ نے اپنے تجربہ کی روشنی میں بہت سی قیمتی نصیحتیں دنیا والوں کے لئے کی ہے۔ آپ نے اپنی نصیحتوں میں خاص طور سے اپنے بیٹے کو مخاطب رکھا ہے۔ آپ کی نصیحتوں کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے آپ کے بے شمار نصیحتوں کے شمار میں اختلاف ہے۔ بعض علماء تین ہزار بتاتے ہیں اور صاحب جنات الخلود نے سات ہزار بتایا ہے۔ میں نے کتاب معاون الجواہر سے پچاس منتخب نصیحتوں کا خلاصہ آپ کے استفادہ کے لئے تحریر کئے ہیں۔

حضرت لقمانؑ اپنے بیٹے سے فرماتے ہیں۔

۞---01---۞ خدا کی معرفت حاصل کرو اور اسے اچھی طرح پہچانو۔

۞---02---۞ جو بات کسی سے کہو اس پر خود بھی عمل کرو۔

۞---03---۞ موقع سے بولو اور مناسب گفتگو کے لئے لب کشائی کرو۔

۞---04---۞ ہر قسم اور ہر طبقہ کے لوگوں کو پہچانوں اور ان کے ساتھ مناسب برتاؤ کرو۔

۞---05---۞ اپنا راز کسی پر عیاں مت کرو۔

۞---06---۞ دوستوں کو مصیبت کے وقت آزماؤ۔

۞---07---۞ دوستوں کا امتحان فائدہ اور نقصان دونوں حالتوں میں کرو۔

۞---08---۞ ہر شخص کے حق کو پہچانو۔

۞---09---۞ نافہم عورتوں پر بھروسہ مت کرو۔

free-urdubook.blogspot.com

10۔۔۔ عورتوں اور بچوں سے راز کی بات مت کرو اور کسی کی چیز میں طمع اور لالچ نہ کرو۔

11۔۔۔ جو نہ جانتے ہو اس میں رہبری کی کوشش مت کرو۔

12۔۔۔ اپنے کاموں کو سوچ سمجھ کر کرو۔

13۔۔۔ اپنے بچوں کو تیر اندازی اور سواری کی مشق کراؤ۔

14۔۔۔ رات میں آہستہ آہستہ باتیں کرو تاکہ کوئی تمہارہ دشمن تمہاری بات سن کر تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔

15۔۔۔ اپنی اولاد کو علم و ادب سکھاؤ۔

16۔۔۔ ہر شخص کی مناسبت سے اس کا کام اور کی خدمت کرو۔

17۔۔۔ قوم و ملت اور جماعت کے میل جول رکھو۔

18۔۔۔ اپنے کپڑوں کو پاک و پاکیزہ رکھو۔

19۔۔۔ جب گھر میں داخل ہو تو آنکھ اور زبان پر قابو رکھو۔

20۔۔۔ مہمان کی اپنی حیثیت کے مطابق ضرور خدمت کرو۔

21۔۔۔ سخاوت کی عادت ڈالو۔

22۔۔۔ ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو۔

23۔۔۔ خرچ کرتے وقت آمدن کا لحاظ رکھو۔

24۔۔۔ اُستاد کو بہترین باپ سمجھو۔

25۔۔۔ کم کھانے کم سونے اور کم بولنے کی عادت ڈالو۔

26۔۔۔ جو اپنے لئے پسند نہ کرو اسے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

27۔۔۔ دن میں چوکنے ہو کر بات چیت کیا کرو۔

free-urdubook.blogspot.com

۔۔۔28۔۔۔ اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھو۔

۔۔۔29۔۔۔ بیہودہ گوئی سے پرہیز کرو۔

۔۔۔30۔۔۔ کسی کو لوگوں کے سامنے شرمندہ مت کرو۔

۔۔۔31۔۔۔ لوگوں کے سامنے انگڑائی نہ لو۔

۔۔۔32۔۔۔ بے خطا اور بے گناہ کو خطاوار اور گناہگار نہ ٹھہراؤ۔

۔۔۔33۔۔۔ اپنے مال کو چھپاؤ اور اسے دوست دشمن کے سامنے نہ لاؤ۔

۔۔۔34۔۔۔ ماں باپ کے وجود کو غنیمت اور نعمت جانو۔

۔۔۔35۔۔۔ دوست اور دشمن دونوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ رہو۔

۔۔۔36۔۔۔ اپنے مخلص دوستوں کو دل سے دوست رکھو۔

۔۔۔37۔۔۔ جوانی میں ایسے کام کرو جو دین اور دُنیا دونوں میں مفید ثابت ہوں۔

۔۔۔38۔۔۔ عہدِ جوانی کو غنیمت جانو۔

۔۔۔39۔۔۔ جو بات کہو وہ نپی تلی اور پُر از دلیل ہو۔

۔۔۔40۔۔۔ اصلاح پسند اور عقل مند لوگوں سے مشاورت کرو۔

۔۔۔41۔۔۔ اچھے کاموں میں پوری سعی کرو۔

۔۔۔42۔۔۔ خردمند اور ہوشیار لوگوں سے میل جول رکھو۔

۔۔۔43۔۔۔ احمقوں سے دور رہو۔

۔۔۔44۔۔۔ عام لوگوں کو اپنے سے گستاخ نہ ہونے دو۔

۔۔۔45۔۔۔ آج کا کام کل پر مت ڈالو۔

۔۔۔46۔۔۔ کسی حاجت مند کو نا اُمید مت کرو۔

free-urdubook.blogspot.com

---47--- گزری ہوئی کشیدگی کو تازگی نہ بخشو۔

---48--- بزرگوں سے زیادہ تکرار مت کرو۔

---49--- اپنے سے بڑوں کے ساتھ مزاخ اور خوش طبعی نہ کرو۔

---50--- بزرگوں کے آگے آگے مت چلو۔

امید ہے آپ کو یہ انتخاب پسند آیا ہوگا اور آپ کو بہت سی نئی باتوں کا پتہ چلا ہوگا اور تمام دوستوں سے التماس ہے کہ آپ کو جو بھی نصیحت اچھی لگی ہو اسے دوسروں تک ضرور پہنچائیں اس طرح بہت سے لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔

حضرت لقمانؑ کے بارے میں تاریخ کے کتابوں میں ابہام پایا جاتا ہے۔ قرآنِ پاک کا سورۃ لقمانؑ ہی واحد مستند ذریعہ ہے جس سے ہمیں ان کے بارے میں معلومات ملتی ہے اس وجہ سے میں نے اس کتابچے میں سورۃ لقمان کو تفسیر اور اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا ہے جو کہ تفسیر عثمانی سے لیا گیا ہے۔ تفسیر عثمانی جناب حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے لکھا ہے۔ مفتی صاحب دُنیا کے ایک نامور عالمِ دین، پاکستان شریعت اپیلٹ کورٹ کے سابقہ جج اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے صدر ہیں۔

free-urdubook.blogspot.com

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ

سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ ۳۱ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	رکوعاتہا ۴ آیاتہا ۳۴
سورۂ لقمٰن مکہ میں نازل ہوئی اس کی	شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے	چونتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع ہیں

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ۙ﴿۲﴾ ہُدًی وَّ رَحْمَۃً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ

یہ آیتیں ہیں پکی کتاب کی ہدایت ہے اور مہربانی نیکی کرنے والوں کے لئے ف۱ جو کہ قائم رکھتے ہیں نماز

وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ہُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنْ رَّبِّہِمْ وَ اُولٰٓئِکَ

اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ ہیں جو آخرت پر ان کو یقین ہے انہوں نے پائی ہے راہ اپنے رب کی طرف سے اور وہی

ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَہْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ٭ۖ

مراد کو پہنچے ف۲ اور ایک وہ لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تاکہ بچلائیں اللہ کی راہ سے بن سمجھے

وَّ یَتَّخِذَہَا ہُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمْ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ ﴿۶﴾ وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ

اور ٹھہرائیں اس کو ہنسی وہ جو ہیں ان کو ذلت کا عذاب ہے ف۳ اور جب سنائے اس کو ہماری آیتیں پیٹھ دے جائے غرور سے گویا اس

لَّمْ یَسْمَعْہَا کَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْہِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کو سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کان بہرے ہیں سو خوشخبری دے اس کو دردناک عذاب کی ف۴ جو لوگ یقین لائے اور کیے

الصّٰلِحٰتِ لَہُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۙ﴿۸﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا ؕ وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا ؕ وَ ہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۹﴾

بھلے کام ان کے واسطے ہیں نعمت کے باغ ہمیشہ رہا کریں ان میں وعدہ ہو چکا اللہ کا سچا اور وہ زبردست ہے حکمتوں والا ف۵

(۱) **سورۂ لقمان** یہ کتاب خاص نیکی اختیار کرنے والوں کے لئے سراپا رحمت و ہدایت ہے۔ کیونکہ وہ ہی لوگ اس سے منتفع ہوتے ہیں۔ ورنہ نفس نصیحت و فہمائش کے لحاظ سے تو تمام جن و انس کے حق میں ہدایت و رحمت بن کر آئی ہے۔

(۲) **مفلحین کا ذکر** سورۂ "بقرہ" کے شروع میں اسی طرح کی آیات گزر چکی ہیں وہاں کے فوائد دیکھ لئے جائیں۔

(۳) **لہو و لعب میں رہنے والوں پر عذاب** سعدائے مفلحین کے مقابلہ میں یہ ان اشقیاء کا ذکر ہے جو اپنی جہالت اور ناعاقبت اندیشی سے قرآن کریم کو چھوڑ کر ناچ رنگ، کھیل تماشے، یا دوسری واہیات اور خرافات میں مستغرق رہنا چاہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی ان ہی مشاغل و تفریحات میں لگا کر اللہ کے دین اور اس کی یاد سے برگشتہ کر دیں اور دین کی باتوں پر خوب ہنسی مذاق اڑائیں۔

لہو الحدیث کی تفسیر حضرت حسن "لہو الحدیث" کے متعلق فرماتے ہیں۔ کُلُّ مَا شَغَلَکَ عَنْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَذِکْرِہٖ مِنَ السَّمَرِ وَالْاَضَاحِیْکِ وَالْخُرَافَاتِ وَالْغِنَاءِ وَنَحْوِہَا (روح المعانی) یعنی "لہو الحدیث" ہر وہ چیز ہے جو اللہ کی عبادت اور یاد سے پھیر دے۔

سے ہٹانے والی ہو۔ مثلاً فضول قصہ گوئی، ہنسی مذاق کی باتیں، واہیات مشغلے، اور گانا بجانا وغیرہ۔

نضر بن حارث کی قرآن دشمنی روایات میں ہے کہ نضر بن حارث جو رؤسائے کفار میں تھا بغرض تجارت فارس جاتا تو وہاں سے شاہانِ عجم کے قصص و تواریخ خرید کر لاتا اور قریش سے کہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو عاد و ثمود کے قصے سناتے ہیں۔ آؤ میں تم کو رستم و اسفندیار اور شاہانِ ایران کے قصے سناؤں۔ بعض لوگ ان کو دلچسپ سمجھ کر ادھر متوجہ ہو جاتے۔ نیز اس نے ایک گانے والی لونڈی خرید کی تھی، جس کو دیکھتا کہ دل نرم ہوا اور اسلام کی طرف جھکا، اس کے پاس لیجاتا اور کہہ دیتا کہ اسے کھلا پلا اور گانا سنا۔ پھر اس شخص کو کہتا کہ دیکھ یہ اس سے بہتر ہے جدھر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بلاتے ہیں کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو، اور جان مارو۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (تنبیہ) شانِ نزول گو خاص ہو مگر عموم الفاظ کی وجہ سے حکم عام رہیگا۔ جو لہو و شغل (دین اسلام سے پھر جانے یا پھیر دینے کا موجب ہو حرام بلکہ کفر ہے۔ اور جو احکام شرعیہ ضروریہ سے باز رکھے یا سبب معصیت بنے وہ معصیت ہے ہاں جو لہو کسی امر واجب کا مفوت (فوت کرنے والا) نہ ہو اور کوئی شرعی غرض و مصلحت بھی اس میں نہ ہو وہ مباح، لیکن لایعنی ہونے کی وجہ سے خلاف اولیٰ ہے۔ گھوڑ دوڑ، یا تیر اندازی یا نشانہ بازی یا زوجین کی ملاعبت (جو حد شریعت میں ہو) چونکہ معتد بہا اغراض و مصالح شرعیہ پر مشتمل ہیں اس لئے لہو باطل سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہیں۔ رہا غناء و سماع کا مسئلہ اس کی تفصیل کتب فقہ وغیرہ میں دیکھنی چاہئے۔ مزامیر و ملاہی کی حرمت پر تو صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے۔ البتہ نفس غناء کو ایک درجہ تک مباح لکھتے ہیں اس کی قیود و شروط بھی کتابوں میں دیکھ لی جائیں۔ صاحب روح المعانی نے آیت ہذا کے تحت میں مسئلہ غناء و سماع کی تحقیق نہایت شرح و بسط سے کی ہے فلیراجع۔

(۴) یعنی غرور و تکبر سے ہماری آیتیں سننا نہیں چاہتا۔ بالکل بہرا بن جاتا ہے۔

(۵) **اللہ کا وعدہ ضرور پورا ہوگا** یعنی کوئی قوت اس کو ایفائے وعدہ سے روک نہیں سکتی، نہ کسی سے بے موقع وعدہ کرتا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا

بنائے آسمان بغیر ستونوں کے تم اس کو دیکھتے ہو ف۱ اور رکھ دیئے زمین پر پہاڑ کہ تم کو لیکر جھک نہ پڑے ف۲ اور بکھیر دیئے اس میں

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ (۱۰) هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ

ہر طرح کے جانور اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی پھر اگائے زمین میں ہر قسم کے جوڑے خاصے ف۳ یہ سب کچھ بنایا ہوا ہے اللہ کا

فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (۱۱) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ

اب دکھلاؤ مجھ کو کیا بنایا ہے اوروں نے جو اس کے سوا ہیں ف۴ کچھ نہیں بے انصاف صریح بھٹک رہے ہیں ف۵ اور ہم نے دی لقمان کو

الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ (۱۲) وَاِذْ قَالَ

عقلمندی ف۶ کہ حق مان اللہ کا اور جو کوئی حق مانے گا تو مانے گا اپنے بھلے کو اور جو کوئی منکر ہوگا تو اللہ بے پروا ہے سب تعریفوں والا ف۷ اور جب کہا

لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (۱۳)

لقمان نے اپنے بیٹے کو جب اس کو سمجھانے لگا اے بیٹے شریک نہ ٹھہرائیو اللہ کا ف۸ بیشک شریک بنانا بھاری بے انصافی ہے ف۹

(۶) اس لفظ کی تفسیر سورۂ رعد کے شروع میں گزر چکی۔

لہ پھیلا۔ ۲ خوبیوں۔

ع ۲

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

free-urdubook.blogspot.com

(۷) **پہاڑوں کا فائدہ** یعنی سمندر کی موجوں اور سخت ہوا کے جھٹکوں سے یا دوسرے اسباب طبیعیہ سے مرتعش ہو کر جھک نہ پڑے اس کا انتظام بڑے بڑے پہاڑ قائم کر کے کر دیا گیا۔ سورۂ "نحل" کے اوائل میں یہ مضمون گزر چکا ہے۔ باقی پہاڑوں کے پیدا کرنے کی حکمت پھر اسی میں منحصر نہیں۔ دوسرے فوائد اور حکمتیں ہوں گی جو اللہ کو معلوم ہیں۔

(۸) یعنی ہر قسم کے پر رونق، خوش منظر، اور نفیس و کار آمد درخت زمین سے اگائے۔ سورۂ شعراء کے شروع میں اسی مضمون کی آیت گزر چکی ہے۔

(۹) **شرکاء نے کیا پیدا کیا ہے دکھاؤ؟** جب نہیں دکھلا سکتے تو کس منہ سے ان کو خدائی کا شریک اور معبودیت کا مستحق ٹھہراتے ہو۔ معبود تو وہ ہی ہو سکتا ہے جس کے ہاتھ میں پیدا کرنا اور رزق پہنچانا سب کچھ ہو۔ یہاں ایک ذرہ کے پیدا کرنے کا اختیار نہیں۔

(۱۰) یعنی ان ظالموں کو سوچنے سمجھنے سے کچھ سروکار نہیں۔ اندھیرے میں پڑے بھٹک رہے ہیں۔ آگے شرک و عصیان کی تقبیح کے لئے حضرت لقمان کی نصیحتیں نقل فرماتے ہیں جو انہوں نے اللہ کی طرف سے دانائی پا کر اپنے بیٹے کو کی تھیں۔

(۱۱) **حضرت لقمٰن کی حکمت** اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ حضرت لقمان پیغمبر نہیں تھے۔ ہاں ایک پاکباز متقی انسان تھے جن کو حق تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کی عقل و فہم اور دیانت و متانت و دانائی عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے عقل کی راہ سے وہ باتیں کہیں جو پیغمبروں کے احکام و ہدایات کے موافق تھیں۔ ان کی عاقلانہ نصیحتیں اور حکمت کی باتیں لوگوں میں مشہور چلی آتی ہیں۔ رب العزت نے ایک حصہ قرآن میں نقل فرما کر ان کا مرتبہ اور زیادہ بڑھا دیا۔ شاید مقصود یہ جتلانا ہو کہ شرک وغیرہ کا قبیح ہونا جس طرح فطرت انسانی کی شہادت اور انبیاء کی وحی سے ثابت ہے، دنیا کے منتخب عقلمند بھی اپنی عقل سے اس کی تائید و تصدیق کرتے رہے ہیں۔ پس توحید کو چھوڑ کر شرک اختیار کرنا ضلال مبین نہیں تو اور کیا ہے۔ (تنبیہ)

حضرت لقمان کون تھے حضرت لقمان کہاں کے رہنے والے تھے؟ اور کس زمانہ میں ہوئے؟ اس کی پوری تعیین نہیں ہو سکی، اکثر کا قول ہے کہ حبشی تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں ہوئے۔ ان کے بہت قصے اور اقوال تفاسیر میں نقل کئے ہیں۔ فاللہ اعلم بالصواب۔

(۱۲) **شکر کی نصیحت** یعنی اس احسان عظیم اور دوسرے احسانات پر منعم حقیقی کا شکر ادا کرنا اور حق ماننا ضروری ہے لیکن واضح رہے کہ اس حق شناسی اور شکر گزاری سے خدا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا جو کچھ فائدہ ہے خود شاکر کا ہے کہ دنیا میں مزید انعام اور آخرت میں اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اگر ناشکری کی تو اپنا نقصان کریگا اللہ تعالیٰ کو اس کے شکر یہ کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔ اس کی حمد و ثنا تو ساری مخلوق زبان حال سے کر رہی ہے اور بفرض محال کوئی تعریف کرنے والا نہ ہو تب بھی جامع الصفات اور منبع الکمالات ہونے کی بناء پر وہ بذات خود محمود ہے کسی کے حمد و شکر کرنے یا نہ کرنے سے اس کے کمالات میں ذرہ بھر کمی بیشی نہیں ہوتی۔

(۱۳) **بیٹے کو شرک نہ کرنے کی نصیحت** معلوم نہیں بیٹا مشرک تھا؟ سمجھا کر راہ راست پر لانا چاہتے تھے یا موحد تھا؟ اس کو توحید پر خوب مضبوط کرنے اور جمائے رکھنے کی غرض سے یہ وصیت فرمائی؟

(۱۴) **شرک ظلم عظیم ہے** اس سے بڑھ کر بے انصافی کیا ہوگی کہ عاجز مخلوق کو خالق مختار کا درجہ دیدیا جائے اور اس سے زیادہ حماقت اور ظلم اپنی جان پر کیا ہوگا کہ اشرف المخلوقات ہو کر خسیس ترین اشیاء کے آگے سر عبودیت خم کر دے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي

اور ہم نے تاکید کر دی انسان کو اس کے ماں باپ کے واسطے پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تھک تھک کر اور دودھ چھڑانا ہے اس کا دو برس میں کہ حق مان میرا

وَلِوَالِدَيْكَ ۭ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا

اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے ف۱۵ اور اگر وہ دونوں تجھ سے اڑیں اس بات پر کہ شریک مان میرا اس چیز کو جو تجھ کو معلوم نہیں تو ان کا کہنا

تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

مت مان ف۱۶ اور ساتھ دے ان کا دنیا میں دستور کے موافق ف۱۷ اور راہ چل اس کی جو رجوع ہوا میری طرف ف۱۸ پھر میری طرف ہے تم کو پھر آنا پھر

فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ

میں جتلا دوں گا تم کو جو کچھ تم کرتے تھے ف۱۹ اے بیٹے اگر کوئی چیز ہو برابر رائی کے دانہ کی پھر وہ ہو کسی پتھر میں

أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾ يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ

یا آسمانوں میں یا زمین میں لا حاضر کرے اس کو اللہ بیشک اللہ جانتا ہے چھپی ہوئی چیزوں کو خبردار ہے ف۲۰ اے بیٹے قائم رکھ نماز

وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٧﴾

اور سکھلا بھلی بات اور منع کر برائی سے ف۲۱ اور تحمل کر جو تجھ پر پڑے بیشک یہ ہیں ہمت کے کام ف۲۲

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾

اور اپنے گال مت پھلا لوگوں کی طرف ف۲۳ اور مت چل زمین پر اتراتا بیشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا بڑائیاں کرنے والا ف۲۴

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾

اور چل بیچ کی چال اور نیچی کر آواز اپنی بیشک بری سے بری آواز گدھے کی آواز ہے ف۲۵

(۱۵) **ماں کا حق باپ سے زیادہ** یعنی ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے۔ وہ مہینوں تک اس کا بوجھ پیٹ میں اٹھائے پھری، پھر وضع حمل کے بعد دو برس تک دودھ پلایا۔ اس دوران میں نہ معلوم کیسی کیسی تکلیفیں اور سختیاں جھیل کر بچہ کی تربیت کی۔ اپنے آرام کو اس کے آرام پر قربان کیا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ آدمی اولاً خدا تعالیٰ کا اور ثانیاً اپنے ماں باپ کا خصوصاً ماں کا حق پہچانے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور ماں باپ کی خدمت و اطاعت میں بقدر استطاعت مشغول رہے جہاں تک اللہ کی نافرمانی نہ ہو کیونکہ اس کا حق سب سے مقدم ہے اور اسی کے سامنے سب کو حاضر ہونا ہے۔ انسان دل میں سوچ لے کہ کیا منہ لے کر وہاں جائیگا۔ (تنبیہ)

دودھ چھڑانے کی مدت دودھ چھڑانے کی مدت جو یہاں دو سال بیان ہوئی باعتبار غالب اور اکثری عادت کے ہے۔ امام ابوحنیفہؒ جو اکثر مدت ڈھائی سال بتاتے ہیں ان کے پاس کوئی اور دلیل ہوگی۔ جمہور کے نزدیک دو ہی سال ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۱۶) **شرک میں ماں باپ کی اطاعت نہ کرو** حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ "شریک نہ مان جو تجھے معلوم نہیں یعنی شبہ میں بھی نہ مان اور یقین سمجھ کر تو کیوں مانے"۔

(۱۷) یعنی دین کے خلاف ماں باپ کا کہنا نہ مان۔ ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیکی اور سلوک کرتا رہ۔ اسی مضمون کی آیت سورۂ عنکبوت میں گذر چکی، وہاں کا فائدہ دیکھ لیا جائے۔

(۱۸) یعنی پیغمبروں اور مخلص بندوں کی راہ پر چل، دین کے خلاف ماں باپ کی تقلید یا اطاعت مت کر۔

۱؎ مانتا۔

free-urdubook.blogspot.com

(۱۹) یعنی خدا کے ہاں پہنچ کر اولاد اور والدین سب کو پتہ لگ جائیگا کہ کس کی زیادتی یا تقصیر تھی۔ (تنبیہ) وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ سے یہاں تک حق تعالیٰ کا کلام ہے۔ پہلے لقمان کی وصیت بیٹے کو تھی۔ اور آگے بھی "يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ" الخ سے اسی وصیت کا سلسلہ ہے درمیان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایک ضروری تنبیہ فرمادی۔ یعنی شرک اتنی سخت قبیح چیز ہے کہ ماں باپ کے مجبور کرنے پر بھی اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "لقمان نے بیٹے کو باپ کا حق نہ بتلایا تھا کہ اپنی غرض معلوم ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے توحید کی نصیحت سے پیچھے اور دوسری نصیحتوں سے پہلے ماں باپ کا حق فرمادیا کہ بعد اللہ کے حق کے ماں باپ کا حق ہے۔ باپ نے اللہ کا حق بتلایا۔ اللہ نے باپ کا۔ باقی پیغمبر یا مرشد و ہادی کا حق بھی حق اللہ کے ذیل میں سمجھو کہ وہ اسی کے نائب ہوتے ہیں۔" (موضح بتغییر یسیر)

(۲۰) **حضرت لقمان کی دوسری نصیحت** یعنی کوئی چیز یا کوئی خصلت اچھی یا بری اگر رائی کے دانہ کے برابر چھوٹی ہو اور فرض کرو کہ پتھر کی کسی سخت چٹان کے اندر یا آسمانوں کی بلندی پر یا زمین کی تاریک گہرائیوں میں رکھی ہو وہ بھی اللہ سے مخفی نہیں ہو سکتی۔ جب وقت آئے گا وہیں سے لا حاضر کریگا۔ اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ عمل کرتے وقت یہ بات پیش نظر رکھے کہ ہزار پردوں میں بھی جو کام کیا جائیگا اللہ کے سامنے ہے۔ چنانچہ نیکی یا بدی کیسی ہی چھپ کر کی جائے اُس کا اثر ضرور ظاہر ہو کر رہتا ہے جسے اہل نظر بے تکلف محسوس کر لیتے ہیں۔

(۲۱) یعنی خود اللہ کی توحید اور بندگی پر قائم ہو کر دوسروں کو بھی نصیحت کر کہ بھلی بات سیکھیں اور برائی سے رکیں۔

(۲۲) **صبر کی نصیحت** یعنی دنیا میں جو سختیاں پیش آئیں جن کا پیش آنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں غالب ہے اُن کو تحمل اور اولوا العزمی سے برداشت کر۔ شدائد سے گھبرا کر ہمت ہار دینا حوصلہ مند بہادروں کا کام نہیں۔

(۲۳) **غرور نہ کرو** یعنی غرور سے مت دیکھ اور لوگوں کو حقیر سمجھ کر متکبروں کی طرح بات نہ کر۔ بلکہ خندہ پیشانی سے مل۔

(۲۴) **اکڑ کر چلنے کی ممانعت** یعنی اترانے اور شیخیاں مارنے سے آدمی کی کچھ عزت نہیں بڑھتی۔ بلکہ ذلیل و حقیر ہوتا ہے۔ سامنے نہیں تو پیچھے لوگ برا کہتے ہیں۔

(۲۵) **بول چال میں اعتدال** یعنی تواضع، متانت، اور میانہ روی کی چال اختیار کر۔ بے ضرورت مت بول۔ کلام کرتے وقت حد سے زیادہ نہ چلا۔ اگر اونچی آواز سے بولنا ہی کوئی کمال ہوتا تو گدھے کی آواز پر خیال کرو، وہ بہت زور سے آواز نکالتا ہے، مگر کس قدر کریہہ و مکروہ ہوتی ہے۔ بہت زور سے بولنے میں بسا اوقات آدمی کی آواز بھی ایسی ہی بے ڈھنگی اور بے سُری ہو جاتی ہے۔ (ربط) لقمان کا کلام یہاں تک تمام ہوا۔ آگے پھر اصل مضمون کی طرف عود کیا گیا ہے۔ یعنی حق تعالیٰ کی عظمت و جلال اور احسان و انعام یاد دلا کر توحید وغیرہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کام میں لگا دیا تمہارے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں ف ۲۶ اور پوری کر دیں تم پر اپنی نعمتیں کھلی[1] اور

بَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ

چھپی[2] ف ۲۷ اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کی بات میں نہ سمجھ رکھیں نہ سوجھ اور نہ روشن کتاب ف ۲۸ اور جب اُن کو کہیے چلو

اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ

اُس حکم پر جو اتارا اللہ نے کہیں نہیں ہم تو چلیں گے اُس پر جس پر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو بھلا اور جو شیطان بلاتا ہو اُن کو دوزخ کے

[1] ظاہر۔ [2] مخفی۔

free-urdubook.blogspot.com

عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ

عذاب کی طرف تو بھی ف۲۹ اور جو کوئی تابع کرے اپنا منہ اللہ کی طرف اور وہ ہو نیکی پر سو اس نے پکڑ لیا مضبوط کڑا ف۳۰

وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾ وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا

اور اللہ کی طرف ہے آخر ہر کام کا ف۳۱ اور جو کوئی منکر ہوا تو تو غم نہ کھا اس کے انکار سے ہماری طرف پھر آنا ہے ان کو پھر ہم جتلا دیں گے ان کو جو انہوں نے کیا

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم

اللہ جانتا ہے جو بات ہے دلوں میں ف۳۲ کام چلا دیں گے ہم ان کا تھوڑے دنوں پھر پکڑ بلائیں گے ان کو گاڑھے عذاب میں ف۳۳ اور اگر تو ان سے پوچھے

مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلَّهِ مَا فِي

کس نے بنائے آسمان اور زمین تو کہیں اللہ نے تو کہہ سب خوبی اللہ کو ہے پر وہ بہت لوگ سمجھ نہیں رکھتے ف۳۴ اللہ کا ہے جو کچھ ہے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ

آسمان اور زمین میں بیشک اللہ وہی ہے بے پروا سب خوبیوں والا ف۳۵ اور اگر جتنے درخت ہیں زمین میں قلم ہوں اور سمندر ہو اس

يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾ مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا

کی سیاہی اس کے پیچھے ہوں سات سمندر نہ تمام ہوں باتیں اللہ کی بیشک اللہ زبردست ہے حکمتوں والا ف۳۶ تم سب کا بنانا اور مرنے

بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾

کے پیچھے جلانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جی کا بیشک اللہ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے ف۳۷

(۲۶) **مخلوقات پر انسان کی حکومت** یعنی آسمان و زمین کی کل مخلوق تمہارے کام میں لگا دی ہے، پھر تم اُس کے کام میں کیوں نہیں لگتے۔

(۲۷) کھلی نعمتیں وہ جو حواس سے مُدرَک ہوں یا بے تکلف سمجھ میں آ جائیں۔ چھپی وہ جو عقل غور و فکر سے دریافت کی جائیں۔ یا ظاہری سے مادی و معاشی اور باطنی سے روحانی و معادی نعمتیں مراد ہوں۔ گویا پیغمبر بھیجنا، کتاب اتارنا، نیکی کی توفیق دینا سب باطنی نعمتیں ہوں گی واللہ اعلم۔

(۲۸) **اللہ کی بات میں بے علم و ہدایت جھگڑنے والے** یعنی ایسے کھلے ہوئے انعام و احسان کے باوجود بعض لوگ آنکھیں بند کر کے اللہ کی وحدانیت میں یا اس کی شئون و صفات میں یا اس کے احکام و شرائع میں جھگڑتے ہیں اور محض بے سند جھگڑتے ہیں۔ نہ کوئی علمی اور عقلی اصول اُن کے پاس ہے نہ کسی ہادی برحق کی ہدایت، نہ کسی مستند اور روشن کتاب کا حوالہ، محض باپ دادوں کی اندھی تقلید ہے جس کا ذکر اگلی آیت میں آتا ہے۔ (تنبیہ) ترجمہ سے یوں مترشح ہوتا ہے کہ غالباً مترجم محقق قدس اللہ روحہ نے "علم" سے عقلی طور پر سمجھنا مراد لیا ہے اور "ہدیٰ" سے ایک طرح کی بصیرت مرادلی ہے جو سلامتی ذوق و وجدان اور ممارست عقل و فکر سے ناشی ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ ان لوگوں کو نہ معقولی سمجھ ہے نہ وجدانی بصیرت حاصل ہے نہ روشن کتاب یعنی نقلی دلیل رکھتے ہیں۔ یہ معنی بہت لطیف ہیں۔ ہم نے آیت کی جو تقریر اختیار کی محض تسہیل کی غرض سے کی ہے۔

(۲۹) **آباؤ اجداد کی اندھی تقلید** یعنی اگر شیطان تمہارے باپ دادوں کو دوزخ کی طرف لئے جا رہا ہو تب بھی تم اُن کے پیچھے چلو گے اور جہاں وہ گر چکے وہیں گرو گے؟

لہ بخاری۔ لہ تتمہ۔

free-urdubook.blogspot.com

(۳۰) یعنی جس نے اخلاص کے ساتھ نیکی کا رستہ اختیار کیا اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا، سمجھو کہ اُس نے بڑا مضبوط حلقہ ہاتھ میں تھام لیا ہے۔ جب تک یہ کڑا پکڑے رہیگا، گرنے یا چوٹ کھانے کا کوئی اندیشہ نہیں۔

(۳۱) یعنی جس نے یہ کڑا مضبوط تھامے رکھا وہ آخر اس کے سہارے سے اللہ تک پہنچ جائیگا اور خدا اُسکا انجام درست کر دیگا۔

(۳۲) **ان کے انکار اور تکذیب کی پروا نہ کرو** یعنی تم اپنا معاملہ خدا تعالیٰ سے جوڑے رکھو، کسی کے انکار و تکذیب کی پروا نہ کرو منکرین کو بھی بالآخر ہمارے ہاں آنا ہے۔ اس وقت سب کیا دھرا سامنے آجائیگا۔ کسی جرم کو اللہ سے چھپا نہ سکیں گے وہ تو دلوں تک کے راز جانتا ہے، سب کھول کر رکھ دیگا۔

(۳۳) یعنی تھوڑے دن کا عیش اور بے فکری ہے۔ مہلت ختم ہونے پر سخت سزا کے نیچے کھنچے چلے آئیں گے۔ مجال ہے کہ چھوٹ کر بھاگ جائیں؟

(۳۴) **اللہ کی خالقیت کا اعتراف کفار کو بھی ہے** یعنی الحمد للہ اتنا تو زبان سے اعتراف کرتے ہو کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنا بجز اللہ کے کسی کا کام نہیں پھر اب کونسی خوبی رہ گئی جو اس کی ذات میں نہ ہو۔ کیا ان چیزوں کا پیدا کرنا اور ایک خاص محکم نظام پر چلانا بدون اعلیٰ درجہ کے علم و حکمت اور زور و قدرت کے ممکن ہے؟ لامحالہ "خالق السمٰوٰت والارض" میں تمام کمالات تسلیم کرنے پڑیں گے۔ اور یہ بھی اُسی کی قدرت کا ایک نمونہ ہے کہ تم جیسے منکرین سے اپنی عظمت و قدرت کا اقرار کرا دیتا ہے جس کے بعد تم ملزم ٹھہرتے ہو کہ جب تمہارے نزدیک خالق تنہا وہ ہے تو معبود دوسرے کیونکر بن گئے بات تو صاف ہے پر بہت لوگ نہیں سمجھتے اور یہاں پہنچکر اٹک جاتے ہیں۔

(۳۵) یعنی جس طرح آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے ایسے ہی آسمان و زمین میں جو چیزیں موجود ہیں سب بلا شرکت غیرے اُسی کی مخلوق و مملوک اور اُسی کی طرف محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ کیونکہ وجود اور توابع وجود یعنی جملہ صفات کمالیہ کا مخزن و منبع اُسی کی ذات ہے۔ اُس کا کوئی کمال دوسرے سے مستفاد نہیں۔ وہ بالذات سب تعریفوں اور خوبیوں کا مالک ہے پھر اُسے کسی کی کیا پروا ہوتی؟

(۳۶) **اللہ کے کلمات غیر متناہی ہیں** یعنی اگر تمام دنیا کے درختوں کو تراش کر قلم بنائیں اور موجودہ سمندر کی سیاہی تیار کی جائے، پھر پیچھے سے سات سمندر اور اس کی کمک پر آجائیں اور فرض کرو تمام مخلوق اپنی اپنی بساط کے موافق لکھنا شروع کرے، تب بھی ان باتوں کو لکھ کر تمام نہ کر سکیں گے جو حق تعالیٰ کے کمالات اور عظمت و جلال کو ظاہر کرنے والی ہیں، لکھنے والوں کی عمریں تمام ہو جائیں گی قلم گھس گھس کر ٹوٹ جائیں گے، سیاہی ختم ہو جائیگی پر اللہ کی تعریفیں اور اس کی خوبیاں ختم نہ ہونگی بھلا محدود و متناہی قوتوں سے لامحدود اور غیر متناہی کا سرانجام کیونکر ہو۔ اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

(۳۷) **اللہ کا ارادہ و قدرت** یعنی سارے جہان کا پیدا کرنا اور ایک آدمی کا پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے لئے دونوں برابر ہیں۔ نہ اس میں کچھ وقت نہ اس میں کچھ تعب۔ ایک "کن" سے جو چاہے کر ڈالے اور لفظ "کن" کہنے پر بھی موقوف نہیں۔ یہ ہم کو سمجھانے کا ایک عنوان ہے بس اُدھر ارادہ ہوا اِدھر وہ چیز موجود۔

(۳۸) **اللہ تعالیٰ کا سمیع و بصیر** یعنی جس طرح ایک آواز کا سننا اور بیک وقت تمام جہان کی آوازوں کو سننا، یا ایک چیز کا دیکھنا اور بیک وقت تمام جہان کی چیزوں کو دیکھنا اس کے لئے برابر ہے، ایسے ہی ایک آدمی کا مارنا جلانا اور سارے جہان کا مارنا جلانا اس کی قدرت کے سامنے یکساں ہے۔ پھر دوبارہ جلانے کے بعد بیک وقت تمام اولین و آخرین کے اگلے پچھلے اعمال کا رتی رتی حساب چکا دینے میں بھی اُسے کوئی دقت نہیں ہو سکتی کیونکہ ہمارے تمام اقوال کو سنتا اور تمام افعال کو دیکھتا ہے۔ کوئی چھپی کھلی بات وہاں پوشیدہ نہیں۔

free-urdubook.blogspot.com

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي

تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور کام میں لگا دیا ہے سورج اور چاند کو ہر ایک چلتا ہے

إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ

ایک مقرر وقت تک ف۳۹ اور یہ کہ اللہ خبر رکھتا ہے اس کی جو تم کرتے ہو ف۴۰ یہ اس لیے کہ اللہ وہی ہے ٹھیک اور جس کسی کو پکارتے ہیں اس کے

دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ ع ۳ / ۱۲

سوائے سو وہی ہے جھوٹ ف۴۱ اور اللہ وہی ہے سب سے اوپر بڑا ف۴۲ تو نے نہ دیکھا کہ جہاز چلتے ہیں سمندر میں اللہ کی نعمت لے کر تاکہ دکھلائے تم کو کچھ اپنی

مِنْ آيَاتِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾ وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ

قدرتیں ف۴۳ البتہ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک تحمل کرنے والے احسان ماننے والے کو ف۴۴ اور جب سر پر آئے ان کے موج جیسے بادل پکارنے لگیں اللہ کو

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ ﴿٣٢﴾

خالص کر کر اسی کے لیے بندگی ف۴۵ پھر جب بچا دیا ان کو جنگل کی طرف تو کوئی ہوتا ہے ان میں بیچ کی چال پر ف۴۶ اور منکر وہی ہوتے ہیں ہماری قدرتوں سے جو قول کے جھوٹے ہیں حق نہ ماننے والے ف۴۷

(۳۹) "مقرر وقت" سے قیامت مراد ہے یا چاند سورج میں سے ہر ایک کا دورہ۔ کیونکہ ایک دورہ پورا ہونے کے بعد گویا از سر نو چلنا شروع کرتے ہیں۔

(۴۰) یعنی جو قوت رات کو دن اور دن کو رات کرتی، اور چاند سورج جیسے کرات عظیمہ کو ادنیٰ مزدور کی طرح کام میں لگائے رکھتی ہے اُسے تمہارا مرے پیچھے زندہ کر دینا کیا مشکل ہوگا۔ اور جب ہر ایک چھوٹے بڑے عمل سے پوری طرح باخبر ہے تو حساب کتاب میں کیا دشواری ہوگی۔

(۴۱) **معبود ہونے کا اہل صرف اللہ ہے** یعنی حق تعالیٰ کی یہ شئون عظیمہ اور صفات قاہرہ اس لیے ذکر کی گئیں کہ سننے والے سمجھ لیں کہ ایک خدا کو ماننا اور صرف اسی کی عبادت کرنا ہی ٹھیک راستہ ہے۔ اس کے خلاف جو کچھ کہا جائے یا کیا جائے باطل اور جھوٹ ہے۔ یا یہ مطلب ہو کہ اللہ تعالیٰ کا موجود بالذات اور واجب الوجود ہونا جو "اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ" سے سمجھ میں آتا ہے اور دوسروں کا باطل و ہالک الذات ہونا اس کو مستلزم ہے کہ اکیلے اسی خدا کے واسطے یہ شئون و صفات ثابت ہوں، پھر جس کے لئے یہ شئون و صفات ثابت ہونگی وہ ہی معبود بننے کا مستحق ہوگا۔

(۴۲) لہٰذا بندہ کی انتہائی پستی اور تذلل (جس کا نام عبادت ہے) اُسی کے لئے ہونا چاہئے۔

(۴۳) یعنی جہاز بھاری بھاری سامان اُٹھا کر خدا کی قدرت اور فضل و رحمت سے کس طرح سمندر کی موجوں کو چیرتا پھاڑتا ہوا چلا جاتا ہے

(۴۴) **بحری سفر میں اللہ کی نشانیاں** یعنی اس بحری سفر کے احوال و حوادث میں غور کرنا انسان کے لئے صبر و شکر کے مواقع بہم پہنچاتا ہے۔ جب طوفان اُٹھ رہے ہوں اور جہاز پانی کے تھپیڑوں میں گھرا ہو اُس وقت بڑے صبر و تحمل کا کام ہے اور جب اللہ نے اس کشمکش موت و حیات سے صحیح و سالم نکال دیا تو ضروری ہے کہ اُس کا احسان مانے۔

(۴۵) **اللہ کو پکارنا انسانی ضمیر کی آواز ہے** اوپر دلائل و شواہد سے سمجھایا تھا کہ ایک اللہ ہی کا ماننا ٹھیک ہے اس کے خلاف سب باتیں جھوٹی ہیں۔ یہاں بتلایا کہ طوفانی موجوں میں گھر کر کٹر سے کٹر مشرک بھی بڑی عقیدتمندی اور اخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارنے لگتا ہے۔ معلوم ہوا کہ انسانی ضمیر اور فطرت کی اصلی آواز یہی ہے۔ باقی سب بناوٹ اور جھوٹے ڈھکوسلے ہیں۔

(۴۶) یعنی جب خدا تعالیٰ طوفان سے نکال کر خشکی پر لے آیا۔ تو تھوڑے نفوس ہیں جو اعتدال و توسط کی راہ پر قائم رہیں ورنہ اکثر تو دریا سے

لے فضل ہے۔

free-urdubook.blogspot.com

نکلتے ہی شرارتیں شروع کر دیتے ہیں۔ مترجم رحمہ اللہ نے "فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ" کا ترجمہ کیا "تو کوئی ہوتا ہے ان میں بیچ کی چال پر" حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں یعنی جو حال خوف کے وقت تھا وہ تو کسی کا نہیں، مگر بالکل بھول بھی نہ جائے۔ ایسے بھی کم ہیں نہیں تو اکثر قدرت سے منکر ہوتے ہیں۔ اپنے بچ نکلنے کو تدبیر پر رکھتے ہیں یا کسی ارواح وغیرہ کی مدد پر۔

(۴۷) **قدرت الٰہیہ کا انکار** یعنی ابھی تھوڑی دیر پہلے طوفان میں گھر کر جو قول و قرار اللہ سے کر رہے تھے سب جھوٹے نکلے۔ چند روز بھی اُس کے انعام و احسان کا حق نہ مانا۔ اس قدر جلد قدرت کی نشانیوں سے منکر ہو گئے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمْ وَٱخْشَوْاْ يَوْمًا لَّا يَجْزِى وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن

اے لوگو بچتے رہو اپنے رب سے اور ڈرو اُس دن سے کہ کام نہ آئے کوئی باپ اپنے بیٹے کے بدلے اور نہ کوئی بیٹا ہو جو کام آئے اپنے

وَالِدِهِۦ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ ۖ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِٱللَّهِ ٱلْغَرُورُ ۝٣٣ إِنَّ ٱللَّهَ

باپ کے کچھ بھی بیشک اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے سو تم کو نہ بہکائے دنیا کی زندگانی اور نہ دھوکا دے تم کو اللہ کے نام سے وہ دغاباز ف بیشک اللہ

عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ

کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اُتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ہے ماں کے پیٹ میں اور کسی جی کو معلوم نہیں کہ کل کو کیا کرے

غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِى نَفْسٌۢ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌۢ ۝٣٤

گا اور کسی جی کو خبر نہیں کہ کس زمین میں مریگا تحقیق اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے ف

(۴۸) **قیامت میں نفسی نفسی** طوفان کے وقت جہاز کے مسافروں میں سخت افراتفری ہوتی ہے۔ ہر ایک اپنی جان بچانے کی فکر میں رہتا ہے۔ تاہم ماں باپ اولاد سے اور اولاد ماں باپ سے بالکل غافل نہیں ہو جاتی۔ ایک دوسرے کے بچانے کی تدبیر کرتا ہے بلکہ بسا اوقات والدین کی شفقت چاہتی ہے کہ ہو سکے تو بچہ کی مصیبت اپنے سر لیکر اُس کو بچالیں۔ لیکن ایک ہولناک اور پُرخطر دن آنے والا ہے جب ہر طرف نفسی نفسی ہوگی۔ اولاد اور والدین میں سے کوئی ایثار کر کے دوسرے کی مصیبت اپنے سر لینے کو تیار نہ ہوگا اور تیار بھی ہو تو یہ تجویز چل نہ سکے گی۔ چاہیئے کہ آدمی اُس دن سے ڈر کر غضب الٰہی سے بچنے کا سامان کرے۔ آج اگر سمندر کے طوفان سے بچ گئے تو کل اُس سے کیونکر بچو گے۔

(۴۹) **قیامت کا وعدہ ضرور پورا ہوگا** یعنی وہ دن یقیناً آکر رہیگا یہ اللہ کا وعدہ ہے جو ٹل نہیں سکتا۔ لہٰذا دنیا کی چند روزہ بہار اور چہل پہل سے دھوکا نہ کھاؤ کہ ہمیشہ اسی طرح رہے گی۔ اور یہاں آرام سے ہو تو وہاں بھی آرام کرو گے؟ نیز اُس دغاباز شیطان کے اغواء سے ہوشیار ہو جو اللہ کا نام لے کر دھوکا دیتا ہے۔ کہتا ہے میاں اللہ غفور رحیم ہے خوب گناہ سمیٹو، مزے اُڑاؤ، بوڑھے ہو کر ایک ہی توبہ کر لینا اللہ سب بخشدیگا۔ تقدیر میں اگر اُس نے جنت لکھ دی ہے تو گناہ کتنے ہی ہوں ضرور پہنچ کر رہو گے اور دوزخ لکھی ہے تو کسی طرح بچ نہیں سکتے پھر کاہے کے لئے دنیا کا مزہ چھوڑا۔

(۵۰) **تقدیر الٰہی اور تدبیر کا تعلق** یعنی قیامت آکر رہیگی۔ کب آئے گی؟ اس کا علم خدا کے پاس ہے۔ نہ معلوم کب یہ کارخانہ توڑ پھوڑ کر برابر کر دیا جائے۔ آدمی دنیا کے باغ و بہار اور وقتی تروتازگی پر ریجھتا ہے، کیا نہیں جانتا کہ علاوہ فانی ہونے کے فی الحال بھی یہ چیزیں اور اس کے اسباب سب خدا کے قبضہ میں ہیں۔ زمین کی ساری رونق اور مادی برکت (جس پر تمہاری خوشحالی کا مدار ہے) آسمانی بارش پر

free-urdubook.blogspot.com

موقوف ہے۔ سال دو سال مینہ نہ برسے تو ہر طرف خاک اُڑنے لگے۔ نہ سامان معیشت رہیں نہ اسباب راحت، پھر تعجب ہے کہ انسان دنیا کی زینت اور تروتازگی پر فریفتہ ہو کر اس ہستی کو بھول جائے جس نے اپنی باران رحمت سے اس کو تروتازہ اور پُر رونق بنا رکھا ہے۔ علاوہ بریں کسی شخص کو کیا معلوم ہے کہ دنیا کے عیش و آرام میں اس کا کتنا حصّہ ہے۔ بہت سے لوگ کوشش کر کے اور ایڑیاں رگڑ کر مر جاتے ہیں لیکن زندگی بھر چین نصیب نہیں ہوتا۔ بہت ہیں جنہیں بے محنت دولت مل جاتی ہے۔ یہ دیکھ کر بھی کوئی آدمی جو دین کے معاملہ میں تقدیر الٰہی پر بھروسہ کئے بیٹھا ہو، دنیوی جدوجہد میں تقدیر پر قانع ہو کر ذرہ برابر کمی نہیں کرتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ تدبیر کرنی چاہئے۔ کیونکہ اچھی تقدیر عموماً کامیاب تدبیر ہی کے ضمن میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہ علم خدا کو ہے کہ فی الواقع ہماری تقدیر کیسی ہوگی اور صحیح تدبیر بن پڑے گی یا نہیں۔ یہ ہی بات اگر ہم دین کے معاملہ میں سمجھ لیں تو شیطان کے دھوکہ میں ہرگز نہ آئیں بیشک جنت دوزخ جو کچھ ملے گی تقدیر سے ملے گی جس کا علم خدا کو ہے مگر عموماً اچھی یا بری تقدیر کا چہرہ، اچھی یا بری تدبیر کے آئینہ میں نظر آتا ہے۔ اس لئے تقدیر کا حوالہ دے کر ہم تدبیر کو نہیں چھوڑ سکتے۔ کیونکہ یہ پتہ کسی کو نہیں کہ اللہ کے علم میں وہ سعید ہے یا شقی، جنتی ہے یا دوزخی، مفلس ہے یا غنی لہٰذا ظاہری عمل اور تدبیر ہی وہ چیز ہوئی جس سے عادةً ہم کو نوعیت تقدیر کا قدرے پتہ چل جاتا ہے۔ ورنہ یہ علم تو حق تعالیٰ ہی کو ہے کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور پیدا ہونے کے بعد اُس کی عمر کیا ہو۔ روزی کتنی ملے، سعید ہو یا شقی، اسی کی طرف "وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ" میں اشارہ کیا ہے۔ رہا شیطان کا یہ دھوکہ کہ فی الحال تو دنیا کے مزے اُڑا لو، پھر توبہ کر کے نیک بن جانا، اس کا جواب "وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا" میں دیا ہے۔ یعنی کسی کو خبر نہیں کہ کل وہ کیا کرے گا؟ اور پھر کرنے کے لئے زندہ بھی رہیگا؟ کب موت آجائیگی اور کہاں آئیگی؟ پھر یہ وثوق کیسے ہو کہ آج کی بدی کا تدارک کل نیکی سے ضرور کرلے گا اور توبہ کی توفیق ضرور پائیگا؟ ان چیزوں کی خبر تو اسی علیم و خبیر کو ہے۔ (تنبیہ)۔

اللہ کا علم غیب اور رسول اللہ کا علم غیب یاد رکھنا چاہئے کہ مغیبات جنس احکام سے ہوں گی یا جنس اکوان سے، پھر اکوان غیبیہ زمانی ہیں یا مکانی، اور زمانی کی باعتبار ماضی، مستقبل، حال کے تین قسمیں کی گئی ہیں۔ ان میں سے احکام غیبیہ کا کلی علم پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا گیا۔ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ الیٰ آخر الآیۃ (جن۔ رکوع ۲) جس کی جزئیات کی تفصیل و تبویب اولیائے اُمت نے کی، اور اکوان غیبیہ کی کلیات و اصول کا علم حق تعالیٰ نے اپنے ساتھ مختص رکھا ہاں جزئیات منتشرہ پر بہت سے لوگوں کو حسب استعداد اطلاع دی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بھی اتنا وافر اور عظیم الشان حصّہ ملا جس کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ تاہم اکوان غیبیہ کا علم کلی رب العزت ہی کے ساتھ مختص رہا۔

مفاتیح الغیب کا کلی علم صرف اللہ کو ہے آیت ہٰذا میں جو پانچ چیزیں مذکور ہیں احادیث میں اُن کو مفاتیح الغیب فرمایا ہے جن کا علم (یعنی علم کلی) بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔

فی الحقیقت ان پانچ چیزوں میں کل اکوان غیبیہ کی انواع کی طرف اشارہ ہوگیا۔ "بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ" میں غیوب مکانیہ، "مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا" میں زمانیہ مستقبلہ۔ "مَا فِي الْأَرْحَامِ" میں زمانیہ حالیہ اور "يُنَزِّلُ الْغَيْثَ" میں غالباً زمانیہ ماضیہ پر تنبیہ ہے۔ یعنی بارش آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے لیکن یہ کسی کو معلوم نہیں کہ پہلے سے کیا اسباب فراہم ہو رہے تھے کہ ٹھیک اسی وقت اسی جگہ اسی مقدار میں بارش ہوئی، ماں بچہ کو پیٹ میں لئے پھرتی ہے پر اُسے پتہ نہیں کہ پیٹ میں کیا

free-urdubook.blogspot.com

چیز ہے لڑکا یا لڑکی؟ انسان واقعات آئندہ پر حاوی ہونا چاہتا ہے۔ مگر یہ نہیں جانتا کہ کل میں خود کیا کام کرونگا؟ میری موت کہاں واقع ہوگی؟ اس جہل و بیچارگی کے باوجود تعجب ہے کہ دنیوی زندگی پر مفتون ہو کر خالق حقیقی کو اور اُس دن کو بھول جائے۔ جب پروردگار کی عدالت میں کشاں کشاں حاضر ہونا پڑے گا۔ بہرحال ان پانچ چیزوں کے ذکر سے تمام اکوانِ غیبیہ کے علم کلی کی طرف اشارہ کرنا ہے، حصر مقصود نہیں اور غالباً ذکر میں ان پانچ کی تخصیص اس لئے ہوئی کہ ایک سائل نے سوال انہی پانچ باتوں کی نسبت کیا تھا جس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ کما فی الحدیث۔

پہلے سورۂ انعام اور سورۂ نمل میں بھی ہم علم غیب کے متعلق کچھ لکھ چکے ہیں، ایک نظر ڈال لیجائے۔

تم سورۃ لقمان بمنہٖ وکرمہٖ

www.e-iqra.com
free-urdubook.blogspot.com
free-urdubook.blogspot.com